
مجدد بریلوی اور کنز الایمان علماء بریلویہ
کی نظر میں
مرتب: محمد سیف حنفی دامت برکاتھم
پیشکش: الانجمن ڈاٹ او آر جی
Photex
فوراً

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

{کنزالایمان کا مختصر جائزہ}

ہم ان مضمون میں کنزالایمان کا جائزہ انہیں کی کتابوں کی رو سے لیں گے۔

اس بات کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟؟ اسکا جوب کوئی مشکل نہیں کیونکہ صاحب وعقل شعور جانتے ہیں کہ رضاخانی حضرات اس کو اعلیٰ حضرت کے شاہکار میں تسلیم کرتے ہیں۔ تو اسی سبب ہم چاہتے ہیں کہ اس شاہکار کا ہی جائزہ لے لیا جائے۔

موجودہ دور اور کنزالایمان

پیر کرم شاہ کے بیٹے حفیظ البرکات صاحب لکھتے ہیں

"اس کے کچھ الفاظ موجودہ دور میں عام مروج نہیں ہیں عوام کو ان کے سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے" (کنزالایمان ص ۲ ۱۱۴، ضیاالقران پبلیشرز)

☆ تو اس سے یہ بات پتا لگی کہ کنزالایمان آج کے دور میں لوگوں کے لئے دشواری کا سامان ہے اور لوگوں کو سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے۔

۲: مفتی عزیز احمد قادری صاحب لکھتے ہیں:

"چونکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کے ترجمے میں کچھ الفاظ فارسی عربی اور ایرانی اردو ترکیب پر مشتمل تھے جو پاکستان کے عام مسلمانوں کو سمجھ نہیں آتے۔ اس وجہ لوگ پوری طرح ترجمہ سمجھ نہیں پاتے" (تفسیر ابن عباس اردو جلد ا ص ۷)

☆ پس ان کا بھی یہ کہنا ہے کہ اعلی حضرت کے ترجمہ لوگ سمجھ نہیں پاتے۔ تو آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ اس شاہکار ترجمہ کا حال ہے۔

۳: مولوی احمد سعید کاظمی صاحب بھی لکھتے ہیں:

''اس میں ایسے الفاظ موجود ہیں جن کا استعمال آج کل کے محاورات میں متروک ہے''

(اعتذار البیان ترجمہ قران)

☆ تو یہ بات ان رضاخانیوں کے حوالے سے ثابت ہو گئی موجودہ دور میں ترجمہ کنز الایمان ایسا نہیں جو آسانی سے سمجھ آجائے۔

☆ یعنی موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

کنز الایمان اور عصمت انبیاء

یہ بات آپ نے بار ہا رضاخانیوں کے منہ سے سنی ہو گی کہ کنز الایمان عشق رسول ﷺ ثبوت ہے مگر ہم دکھاتے ہیں کہ کیا یہ دعوی محظ دعوی ہے یا اس میں کچھ صداقت بھی ہے۔

:ا کنز الایمان میں سورۃ مومن کی آیت و استغفر لذنبک کا ترجمہ یوں ہے ''اور اپنے گناہوں کی معافی چاہو'' (کنز الایمان ص ۶۸۴، تاج کمپنی لیمٹڈ)

ان اسی پر فتوی لگانے والے رضاخانی ملاحظہ ہوں

ا: فتاوی یورپ میں ہے

''کسی بھی نبی و رسول علیہم السلام کی طرف ذنب و عصی ظلم و ضل وغیرہا الفاظ ذم کی نسبت

حرام و گناہ اور لائق تعزیر و سزا ہے۔ بلکہ علماء رحمہم اللہ تعالی کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا''

(فتاوی یورپ ص ٦٧)

★اس بات سے معلوم ہوا کہ

☆ اعلی حضرت نے حرام اور گناہ کا کام کیا۔ اور اعلی حضرت سزا کے لائق ہیں اور اکثر علماء کے نزدیک کافر بھی ٹھہرتے ہیں۔

ابتداءِ عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

☆ یہ کیسا عشق میں ڈوبا ترجمہ ہے جو رضا خانیوں کو ہی پسند نہیں آیا۔

ابھی اسی پر اکتفا نہیں ہم کچھ اور رضا خانی تنقید پیش کرتے ہیں۔

:٢ مولوی غلام مہر علی لکھتے ہیں:

''جو شقی عالم ہو جاہل، محدث ہو یا شاہ کہلائے یا شیخ الشیوخ، مفسر ہو یا علامہ حضور ﷺ کے لئے لفظ گناہ بولے پھر اس کی کوئی بھی وجہ بتاتا پھرے وہ اللہ تعالی کو گناہ کا الزام لگاتا ہے، کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے''

(عصمت النبی ﷺ ١٧)

☆ لیجیے انہوں نے تو اعلی حضرت کے ترجمے کا آپریشن ہی کر دیا اور اعلی حضرت پر کافر ملعون اور مرتد کا حکم تک لگا دیا۔ یہ ہیں وہ احمد رضا کے شاہ کار ترجمہ کے اوصاف جو ان کو

رضاخانیوں کی ہی عدالت میں کفر تک پہنچا گئے۔شاباش رضاخانیوں شاباش تم نے خود ہی اپنے اعلی حضرت کا مقام واضح کر دیا۔

☆تو آپ نے دیکھ لیا کہ رضاخانیوں کے نزدیک یہ ترجمہ عصمت النبی ﷺ حملے کے مترادف ہے۔۔

نمبر ۲:کنز الایمان میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو کہنا

:۱ مولوی احمد رضا صاحب سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۷۳ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ: تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا

سورۃ یونس کی ایک آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں

ترجمہ: پھر اگر ایسا کیا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا

اب اس ترجمہ میں نبی ﷺ کے لئے تو کے لفظ پر مولوی احمد رضا کے ابا جی کا فتوی ملاحظہ ہو۔

مولوی نقی علی لکھتے ہیں:

”عرب میں باپ اور بادشاہ سے کاف کے ساتھ (جس کا ترجمہ تو ہے) خطاب کرتے ہیں اور اس ملک میں یہ لفظ کسی معظم بلکہ کسی ہمسر سے بھی کہنا گستاخی اور بے ہودگی سمجھتے ہیں۔یہاں تک کہ اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو "تو" کہے گا شرعا بھی گستاخ و بے ادب اور تعزیر و تنبیہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔“

(اصول الرشاد ص ۲۲۸)

☆ لیجیے مولوی نقی علی خاں صاحب کے نزدیک مولوی احمد رضا صاحب

:۱ گستاخ :۲ بے ادب :۳ تعزیر کے لائق ہیں

☆ اس سے پہلے تعزیر کا حکم فتاوی یورپ والے لگا چکے اب خود مجدد صاحب کے ابا نے لگا دیا۔

☆ یہ وہ ترجمہ ہے جسے عشق رسول ﷺ ڈوب کے لکھا گیا اور اسی ترجمہ پر مولوی احمد رضا صاحب گستاخ بھی ثابت ہو گئے۔

؎ دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کنز الایمان ابو الخیر زبیر اور علامہ سعیدی کی عدالت میں

:۱ مولوی احمد رضا خان صاحب سورۃ الفتح آیت ۲ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے

اب اس ترجمہ کو ہم رضا خانی عدالت میں لئے چلتے ہیں۔

ا: علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقات قران، نظم قران اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے''

(شرح صحیح مسلم جلد ۷ ص ۳۲۴، ۳۲۵)

☆ پس یہ ثابت ہوا کہ یہ ترجمہ لغت، نظم قران اور صحیح حدیثوں کے خلاف ہے۔

۲: ابوالخیر زبیر حیدر آبادی لکھتے ہیں:

''یہ ترجمہ کرنا کہ 'تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے' یہ حدیث کے خلاف ہے۔''

(مغفرت ذنب ص ٦)

☆ لیجیے انہوں نے بھی واضح کر دیا کہ یہ ترجمہ حدیث کے خلاف ہے۔

۳: کنز الایمان حکیم الامت کے فرزند کی عدالت میں

مولوی احمد رضا صاحب سورۃ القصص آیت ۲۷ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں؛

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو

اسی ترجمہ پر ہم تنقید نقل کرتے ہیں

۱: مفتی اقتدار احمد نعیمی لکھتے ہیں؛

''یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب ہے۔۔۔علاوہ ازیں فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے''

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۲۹)

☆ لیجیے اعلیٰ حضرت نے بالکل نامناسب اور فقہ حنفی کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

کنز الایمان اور اللہ کے لئے حاضر کا لفظ

ا : مولوی احمد رضا سورۃ الانبیاء کی آیت ۷۸ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں :

ترجمہ : اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے

اب ہم اس ترجمہ پر رضاخانی تنقید نقل کرتے ہیں۔

ا : **مفتی فیض احمد اویسی کا کہنا ہے کہ :**

"حاضر وہ ہے جو مکان میں ہے اور ناظر وہ ہے جو آنکھ کی پتلی سے دیکھے اس معنی پر اللہ تعالی کے لئے ماننا یہ کفر صریح ہے"

(ندائے یارسول اللہ ص ۳۶)

کنزالایمان مفتی حنیف قریشی اور سیالوی کی عدالت میں

اعلی حضرت سورۃ الحج کی ایک آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں

ترجمہ : اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا

اس پر اب ہم رضاخانی تنقید نقل کرتے ہیں۔

ا : **مفتی حنیف قریشی صاحب کی زبانی سنیں :**

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر و مشرک شخص آزر کا بیٹا ثابت کرکے نبی ﷺ طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا ہے"

(مناظرہ گستاخ کون ص ۷)

آگے لکھتے ہیں :

"آزر کو نسب رسول ﷺ داخل کرنے سے آپ ﷺ کے نسب پاک کی

طہارت برقرار نہیں رہتی“

(ایضاً ص ۹)

☆ لیجیے یہ ترجمہ ابراہیم علیہ السلام کے نسب کو داغ دار کر رہا ہے۔ہم نے یہ تنقید رضاخانیوں کی پیش کی ہے

اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

”حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر و مشرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے“

(گلشن توحید و رسالت جلد ا ص ۱۵۴)

☆ بتائیے کہ اب اعلی حضرت کیا مسلمان بچے ہیں رضاخانیوں کے ہاں؟؟؟

ہم جو عرض کریں تو شکایت ہو گی

اب ذرا علامہ سعیدی کی بھی سن لیں۔

علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

”چونکہ اردو محاورے مین چچا پر باپ کا اپلاق نہیں ہوتا اس لئے ان آیات میں اب کا صحیح ترجمہ چچا ہے“

(شرح صحیح مسلم جلد ا ص ۳۲۸)

کنز الایمان اعلی حضرت کی دین و دنیا کی بربادی کا سبب

مولوی احمد رضا صاحب سورۃ محمد آیت ۱۹ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگ

جبکہ پیران پیر علیہ الرحمہ اپنی کتاب سر الاسرار میں یوں لکھتے ہیں:

"واستغفر لذنبک۔۔۔ای۔۔۔لذنبک وجودک" (ص ۷۴)

یعنی "آپ اپنے وجود کے ذنب کی بخشش مانگیے"

☆ اعلی حضرت نے ذنب کی نسبت امت طرف اور شیخ جیلانیؒ نے نبی ﷺ طرف کی ہے۔ اور خود **اعلی حضرت شیخ جیلانی کے متعلق لکھتے ہیں؛**

"میرے ارشاد کے خلاف بتانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل اور تمہاری دنیا اور عقبی دونوں کی بربادی ہے"

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۳ ص ۵۲۳)

☆ تو اعلی حضرت نے خود مخالفت کی حضرت جیلانی کی اور خود ہی اپنی دنیا اور عقبی برباد کرلی۔

کنز الایمان عمر اچھروی کی عدالت میں

مولوی احمد رضا صاحب سورۃ یوسف آیت ۳ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: اگرچہ بے شک تمہیں اس سے پہلے اس کی خبر نہ تھی۔

اب عمر اچھروی کی تنقید بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''اگر کسی نے بالفرض نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو کچھ وقت کے لئے معاذ اللہ اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنا پر اتنی دیر وہ نبوت کا منکر رہے گا''

(مقیاس الحنفیت ص ۲۹۹)

☆اعلی حضرت کے ترجمہ کے مطابق پہلے جتنی دیر خبر نہ تھی اتنی دیر وہ نبوت کے منکر تھے بھلا رضا خانی بتائیں نبوت کا منکر کافر ہوتا ہے یا نہیں۔

مولوی احمد رضا سورۃ القصص آیت ۴۴ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: اور اس وقت تم حاضر نہ تھے

اب ہم اسے اچھروی عدالت میں لئے چلتے ہیں۔

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''ناظر ہونا بغیر حاضر ہونے کے محال ہے''

(مقیاس الحنفیت ص ۲۷۴)

یعنی ناظر ہونا حاضر ہونے کے بغیر ممکن نہیں۔ جو حاضر ہوگا وہی ناظر ہوگا۔ تو اعلی حضرت نے حاضر کی نفی کی جو ناظر کی بھی ہوئی اور اعلی حضرت حاضر و ناظر کے منکر ٹھہرے۔

جو حاضر و ناظر کا منکر ہو اس پر یہ فتوے ملاحظہ ہوں۔

۱ **:مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:**

''ہاں جو نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں اس کی وجہ یہ ہی ہو سکتی ہے کہ وہ

ایمان سے خالی ہیں'' (مقیاس الحنفیت ص ۲۴۸)

ان کے نزدیک وہ بندہ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ ذرہ بھر بھی ایمان نہیں رکھتا یعنی دوسرے لفظوں میں بے ایمان ہے۔

۲: انہیں کی کتاب انوار قمریہ ص ۱۰۷ پر یوں لکھا ہے:

''اسی طرح سیدنا وسندنا حضرت ابوبکرؓ اور امیر المومنین حضرت عمرؓ کا گستاخ اور محبوب خدا ﷺ کے حاضر وناظر کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے۔جس سے نکاح نہیں رہتا۔لہذا جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔العیاذ باللہ اور اس کا قتل واجب ہے۔''

ان صاحب کے مطابق اس عقیدہ کے منکر کا حکم یہ ہے۔

:۱ وہ التزام کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

:۲ اس کا نکاح نہیں رہتا۔

:۳ جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔

:۴ اس کا قتل واجب ہے۔

☆ لیجیے اب خود ہی اعلی حضرت کی کنز الایمان کا حال ملاحظہ فرمائیں کہ اس ترجمہ کو بریلوی بھی ماننے سے انکاری ہیں اور کیسے اعلی حضرت اپنے ہی ہم مسلک علماء کی زد میں آتے ہیں۔

کنز الایمان مولوی امین و فیض احمد اویسی کی عدالت میں

احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

''اور اگر تم انکی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے''

(کنز الایمان النحل نمبر ۳۷)

ایک جگہ یوں لکھا:

''بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو۔ ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے''

(کنز الایمان القصص نمبر ۵۶)

اس ترجمہ پر کیا تنقید ہے ملاحظہ ہو۔

بریلوی مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''آپ کی لاعلمی اور عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا کام ہے۔''

(لاعلمی میں علم ص ۱۵)

☆ لیجیے ان منکروں پر گستاخ رسول کا فتویٰ لگ گیا۔

☆ یہ ترجمہ مختار کل کے رضا خانی عقیدہ سے متصادم ہے اس لئے امینی و اویسی فتوے اعلیٰ حضرت پر آ لگے ہیں۔

مفتی امین صاحب فیصل آبادی لکھتے ہیں:

''اللہ کے پیارے حبیب ﷺ ذات ستودہ صفات میں عیب تلاش کرنا ہوگا کہ نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں فلاں چیز کا اختیار نہیں''

(دو جہاں کی نعمتیں ص ۳۹)

☆ان کے مطابق جو یہ کہے کہ نبی ﷺ فلاں چیز کا اختیار نہیں وہ نبی کو عیب لگاتا ہے اور نبی کو عیب لگانا کفر ہے۔

یہ مضمون طویل ہوتا جارہا ہے ہم نے تو یہ عرض کرنا تھا کہ کنز الایمان کی رٹ لگانے والے خود کس قدر اس سے متفق ہیں۔ یہ آپ ماقبل کی تحریر سے بخوبی جان چکے ہوں گے۔

ہم اس مضمون کو یہیں پر ختم کرتے ہیں اگرچہ ہمارے پاس ایک مواد اس پر موجود ہے۔

بندہ عاجز:

محمد سیف حنفی عفی عنہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

